
اشتیاق احمد
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ناشر: چوہدری محمد یونس
پرنٹر: ندیم یونس پرنٹرز۔ لاہور
قیمت: ۷۰ پیسے

ٹارزن اور چوہے میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ کس طرح چوہوں نے ٹارزن کو قید سے رہائی دلائی۔ جانوروں نے تینوں دشمنوں پر حملہ کرنا چاہا، لیکن انھوں نے تیزاب کی بوتلیں ان پر پھینک دیں۔ آخر ٹارزن خود حملہ کرنے کے لیے تیار ہوگیا۔ ادھر دشمن بارود کی تھیلیاں باہر لے آیا۔ اب آگے پڑھیے۔

ٹارزن نے سوچا۔ اگر ان لوگوں نے بارود کو آگ لگا دی تو سارا جنگل اس کی لپیٹ میں آجائے گا۔ اس لیے جو کچھ

بھی کرنا تھا، فوراً کرنا تھا۔ اس نے درخت کی ایک موٹی سی شاخ ہاتھ کے ایک ہی جھٹکے سے توڑ لی اُسے دائیں ہاتھ میں سنبھالا اور بائیں ہاتھ سے رسے کو پکڑ کر اس کے ساتھ لٹک گیا۔ رسہ اسے تیر کی طرح ان تینوں کی طرف لے چلا۔

وہ اس وقت بارود کو جھونپڑے کے چاروں طرف بکھیر رہے تھے، تاکہ اسے آگ دکھا کر خود اندر محفوظ ہو جائیں۔ اچانک انہوں نے دیکھا ٹارزن رسے پر سوار تیر کی طرح ان کی طرف آ رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی شاخ ہے۔ وہ خود کو بچانے کے لیے زمین پر گر گئے

مگر اتنی دیر میں ٹارزن ان کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ اس کی ٹانگیں ان میں سے ایک کے سر سے اس زور سے ٹکرائیں کہ وہ دُور تک لڑھکنیاں کھاتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ بہت بھیانک تھی۔ یہ دیکھ کر جانوروں نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف ٹارزن رسے کے سہارے بہت دُور تک نکل گیا تھا اور اب پھر ان پر جھپٹنے کے لیے پر تول رہا تھا۔ باقی دونوں دشمن اب اس کی چال کو سمجھ گئے تھے۔ انہوں نے فوراً خود کو بچانے اور ٹارزن پر وار کرنے کی تیاری کر لی۔ وہ خالی ہاتھ ضرور تھے، لیکن انہوں نے ہتھیار

کا کام بارود کی تھیلیوں سے لینے کا فیصلہ
کرلیا۔ انہوں نے ایک ایک تھیلی پکڑ لی۔
اور تھیلی سے ٹارزن پر وار کرنے کے لیے
تیار ہو گئے۔ جانور اچھلنا کودنا بھول گئے
اور دم سادھ کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ اب
مقابلہ بہت خطرناک تھا۔ اگر ٹارزن ان
کی زد پر آجاتا تو وہ رسے پر سے گر پڑتا۔
اچانک ٹارزن کے پاؤں زمین سے اٹھ
گئے۔ ہوا میں سے سنسناتا اس کا جسم
بجلی کی سی تیزی سے ان کے قریب آیا اور
پھر اس نے رسہ چھوڑ دیا۔ وہ ان کے قریب
دھم سے گرا۔ اس کے ساتھ ہی دونوں دشمنوں
نے بارود کی تھیلیاں اس کے سر پر مارنے

کے لیے گھمائیں، لیکن ٹارزن نے خود کو جھک
کر بچایا اور ہاتھ میں پکڑی شاخ سے ان
کے سروں پر وار کیا۔ اب دونوں دشمن اور وہ
ایک دوسرے سے بھڑ گئے تھے۔ جانوروں
نے یہ دیکھا تو چنگھاڑنے لگے اور چاروں طرف
سے ان کی طرف بڑھے۔ دوسری طرف ٹارزن
تیزی سے شاخ کو گھما رہا تھا۔ اور تین بار
شاخ ان کے جسموں پر مار چکا تھا۔ پھر
اس نے شاخ پھینک دی اور بجلی کی سی تیزی
سے جھک کر ایک آدمی کو دونوں ہاتھوں پر
سر سے اونچا اٹھا لیا۔ اس نے اسے دو
تین چکر دیے اور پھر چھوڑ دیا۔ وہ چکر
کھاتا ہوا زمین پر گرا۔ اس کے حلق سے

نکلنے والی بھیانک چیخ جنگل میں گونج اٹھی۔
اس کا سر ایک درخت سے ٹکرا کر پھٹ
گیا تھا۔ اب صرف ایک دشمن باقی تھا۔
جانور گرے ہوئے دو دشمنوں کے قریب
پہنچ چکے تھے۔ ہاتھیوں نے انہیں اپنی سونڈوں
میں اُٹھا لیا تھا اور انہیں بُری طرح گھما
رہے تھے۔ جب کہ وہ پہلے ہی مر چکے تھے۔
تیسرا دشمن بدحواس ہوگیا۔ اس نے
آخری بار بارود کی تھیلی سے ٹارزن پر
وار کیا۔ ٹارزن ایک طرف کو کھسک گیا۔
اور بارود کی تھیلی اس کے ہاتھ سے چھین
کر پھینک دی۔ بس پھر کیا تھا۔ ٹارزن
کا ایک مکا اس کے سر پر لگا اور وہ

بے ہوش ہوگیا۔ جانور اسے ادھیڑنے کے
لیے آگے بڑھے تو ٹارزن کے ہاتھ کے
اشارے سے انہیں روک دیا۔ وہ چاہتا تھا،
کہ ان میں سے ایک ضرور زندہ بچ جائے۔
ٹارزن نے اسے انہی رسیوں سے جکڑ دیا
جس سے انہوں نے اُسے باندھا تھا۔ پھر
اُسے ایک ہاتھی کی کمر پر ڈالا اور یہ لشکر
فتح کے ڈنکے بجاتا، اچھلتا کودتا، چھلانگیں
لگاتا واپس روانہ ہوا۔

اپنے ٹھکانے پر پہنچ کر ٹارزن نے
جانوروں کو آرام کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ
تمام رات جاگتے رہے تھے۔ پھر اس
نے چمپینزی کو اپنے کندھے پر بٹھایا۔۔۔

ایک خچر کی پیٹھ پر بندھے ہوئے دشمن کو ڈالا اور شہر کی طرف روانہ ہوگیا کیونکہ ابھی اس کا کام باقی تھا۔

انسپکٹر میکالے ٹارزن کو اچھی طرح جانتا تھا اور اس نے کئی بار ٹارزن سے کام بھی لیے تھے... ٹارزن کو آتے دیکھ کر وہ چونک اُٹھا۔ اس کے کندھے پر ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اور دوسرے کندھے پر چمپینزی تھا۔ وہ چونکا اس لیے تھا کہ ٹارزن خاص خاص موقعوں پر ہی جنگل سے شہر آتا تھا۔

"او ٹارزن۔ خیر تو ہے۔ آج کدھر بھول پڑے۔"

"اس مرتبہ ایک خاص چکر میں الجھ گیا تھا۔ میں نے سوچا... آپ کو بھی خبردار کر دوں۔"

"جلدی بتاؤ۔ بات کیا ہے۔" انسپکٹر میکالے نے پوچھا۔

"یہ ہماری حکومت کے خلاف بغاوت ہو رہی ہے۔ کچھ لوگ حکومت کا تخت الٹنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ عجیب و غریب قسم کے ہتھیار بھی استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ٹارزن۔" میکالے نے حیران ہو کر کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ان لوگوں نے

ناریل کے تمام درختوں کے ناریل توڑ لیے ہیں۔ انہیں ایک تیزاب کی مدد سے اندر سے خالی کر دیا ہے۔ اب ان میں بارود بھرنے کا ارادہ رکھتے تھے... کہ میرا دوست چمپینزی ایک خالی ناریل اُٹھا کر لے آیا۔ شاید وہ ان لوگوں سے وہاں گر گیا تھا۔ میں اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا، کیونکہ میں نے ایسا ناریل آج تک نہیں دیکھا تھا۔ جو اوپر سے بالکل درست حالت میں ہو اور اندر سے بالکل خالی۔ چمپینزی کی مدد سے میں وہاں پہنچا۔ اور اس وقت ایک سانپ نے اتفاق سے چمپینزی پر حملہ کر دیا۔ اسے چھڑانے کے چکر میں میں

ان لوگوں کے درمیان گھِر گیا۔ ان کے پاس پستول تھے۔ انہوں نے مجھے رسیوں سے جکڑ دیا۔ چمپینزی گیا اور دوسرے جانوروں کو بلا لایا، لیکن اس سے پہلے کہ وہ حملہ کرتے ان لوگوں نے فائرنگ کر دی۔ آخر جوہری نے میری رسیاں کاٹیں اور میں آزاد ہوا، پھر میں نے ان سے جنگ کی۔ دو مارے گئے، ایک کو زندہ گرفتار کر لایا ہوں تا کہ اس سے باغیوں کا پتا چل سکے۔ اب یہ آپ کا کام ہے۔"

یہ کہہ کر ٹارزن خاموش ہو گیا۔ انسپکٹر میکالے نے اس ملک دشمن کو کرسی پر بٹھا دیا... اس سے سوالات کیے گئے۔

آخر بہت دیر کی سختی کے بعد اس نے یہ اقرار کر لیا کہ وہ لوگ ملک کے خلاف سازش کر رہے تھے۔ اس نے اس گروہ کے ٹھکانے کا پتا بھی بتا دیا ٹارزن کے ساتھ انسپکٹر میکالے سینکڑوں سپاہی لے کر گیا اور اس ٹھکانے پر چھاپا مارا۔ بہت سے باغی مارے گئے اور بہت سے گرفتار ہو گئے کچھ فرار ہونے میں کامیاب بھی ہو گئے۔

دوسرے دن کے اخبارات نے ٹارزن اور چمپینزی کی تصاویر پہلے صفحے پر شائع کیں جن کی وجہ سے اتنی خوفناک سازش پکڑی گئی تھی۔

بہت سے اخباری رپورٹر جنگل میں ٹارزن کے پاس پہنچے۔ وہ ٹارزن سے انٹرویو لینا چاہتے تھے۔ اس واقعے کی ایک ایک بات معلوم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے وہ جھونپڑا بھی دیکھا جس میں خالی ناریلوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ بارود کی تھیلیاں رکھی تھیں اور تیزاب کی بوتلیں بھی۔

انہوں نے ٹارزن سے طرح طرح کے سوالات کیے۔ اس کی، چمپینزی کی اور دوسرے جانوروں کی تصاویر اتاریں تاکہ اخبارات میں شائع کی جا سکیں۔ ٹارزن نے ساری کہانی تفصیل سے سناتے ہوئے

آخر میں ان سے کہا:

"یہ کارنامہ میرا اور چمپینزی کا بعد میں ہے اور ان بے گناہ جانوروں کا پہلے ہے جو دشمن کی گولیوں کا نشانہ بن گئے، جو تیزاب کے چھینٹوں سے جل مرے اور جو ہاتھیوں اور گینڈوں کے پیروں تلے آ کر کچلے گئے۔ ان کا خون بھی اس کامیابی میں شامل ہے۔ مجھے ان کا بہت دکھ ہے۔ وہ ننھے منے بے زبان جانور مجھے ہمیشہ یاد رہیں گے۔

اور اس طرح ٹارزن کی یہ کہانی ختم ہوئی۔
